



سوال

(708) حرام کام کے بارے میں سوچنا، مگر اسے نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو حرام اشیاء کے بارے میں سوچتا ہے مثلاً کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ وہ چوری کرے یا زنا کرے لیکن اسے یہ معلوم ہے کہ اگر اسے اسباب بھی آجائیں تو وہ پھر بھی ان میں سے قطعاً کوئی کام نہیں کرے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے دل میں چوری، زنا یا منشیات کے استعمال جیسے جو بڑے خیالات آتے ہیں اور انسان انہیں عملی جامہ نہیں پہنتا تو یہ قابل معافی ہیں۔ ان کی وجہ سے کوئی گناہ نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

«إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ عَلَّ تَجَاوَزَ عَنِ أُمَّتِي مَا دُونَهُ فِي مَنَظَرِي، مَا تَمَعْنُ، أَوْ تَعْمَلُ»

(صحیح البخاری، الطلاق، باب الطلاق فی الاغلاق والکفرہ۔۔۔ ل'ح، ح: و صحیح مسلم، الایمان، باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس۔۔۔ ل'ح، ح: 127)

”میری امت کے لوگوں کے دلوں میں جو خیالات آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا ہے بشرطیکہ انہیں عمل یا قول کا جامہ نہ پہنا دیا جائے۔“

اسی طرح نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

«مَنْ تَمَرَّ بِبَيْتِهِ فَلَمْ يَتَّقِنَا لَمْ نَخْتَبْ» (صحیح مسلم، الایمان، باب اذاعہ العید بحسب کتب۔۔۔ ل'ح: 130)

”جس شخص نے برائی کا ارادہ کیا، مگر پھر اسے نہ کیا تو اس کے نامہ اعمال میں نہین لکھا جائے گا۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(وان تکلمنا فاقبلوا حدیثنا ثم انما ترکنا من جرانی) (صحیح مسلم، الایمان، باب اذاعہ العید بحسب کتب۔۔۔ ل'ح: 129) کلہما من حدیث ابی ہریرۃ



”اور اگر اس نے ترک کر دیا تو (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو کیونکہ اس نے اسے میرے ڈر کی وجہ سے ترک کیا ہے۔“

اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص اس برائی کو، جس کا اس نے ارادہ کیا تھا، اگر محض اللہ کے لیے اسے ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اسباب کی وجہ سے اسے ترک کر دے تو پھر اس کے نامہ اعمال میں نہ نیکی لکھی جاتی ہے اور نہ برائی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر محض فضل و رحمت ہے اور اس کی ذاب گرامی کے لیے حمد و شکر ہے، اس کے سوانہ کوئی الہ ہے اور نہ رب!

ہدایا معتمدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 536

محدث فتویٰ